بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۲۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
یوم: منگل
قیمت فی پرچہ ۵ پیسے
جلد ۵۹/۲۴ | ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ ۔ ۱۶ احسان ۱۳۴۹ہش ۔ ۱۶ جون ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۳۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضور کی حرم محترمہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے کل بھی نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں خاصی دیر تشریف فرما رہ کر احباب کو بہت ایمان افروز ملفوظات سے نوازا۔

• ربوہ ۱۵ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔
احباب حضرت سیدہ مدظلہا العالی کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

خاص خدائی تحریک کے ماتحت مغربی افریقہ میں نئے سکول اور طبی مراکز کھولنے کیلئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے قیام کا اعلان

مخلصین جماعت کو اس فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور ایک خاص سکیم کے ماتحت مالی قربانیاں پیش کرنے کی تحریک

"خدا تعالیٰ نے بڑی شدت سے میرے دل میں یہ ڈالا ہے کہ تو میرے دین کی عظمت کیلئے اس جماعت سے قربانیاں مانگ اور وہ تیری آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیاں دیگی"

ربوہ ــــ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۲ ماہ احسان ۱۳۴۹ہش مطابق ۱۲ جون ۱۹۷۰ء مسجد مبارک میں ایک معرکۃ الآراء خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے (جو پونے دو گھنٹے تک جاری رہا) خاص خدائی تحریک کے ماتحت مغربی افریقہ میں نئے سکول اور طبی امداد کے نئے مراکز کھولنے کے لئے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے قیام کا اعلان فرمایا ہے اور مخلصین جماعت کو اس فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور ایک خاص سکیم کے ماتحت مالی قربانیاں پیش کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:-

پاکستان کے مخلصین کے لئے میں نے یہ سکیم اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت بنائی ہے اور اس امر کے باوجود بنائی ہے کہ پاکستان میں فارن ایکسچینج کی تنگی رہتی ہے اور ہمیں باہر بھیجنے کے لئے ایکسچینج نہیں ملتا اور ہم قانون کی پوری پوری پابندی کرتے ہوئے روپیہ باہر بھیجنے سے قاصر رہتے ہیں۔ اس کے باوجود میں یہ اپیل کر رہا ہوں اور اس یقین کے ساتھ کر رہا ہوں کہ آپ انشاء اللہ تعالیٰ قربانی دیں گے اس لئے کہ اُس خدا نے جو ہمیں قربانیاں پیش کرنے کے لئے کہتا ہے اور پھر خود ہی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے میرے دل میں بڑی شدت کے ساتھ یہ ڈالا ہے کہ تو میرے لئے، میرے دین کی عظمت کے قیام کیلئے، محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیار کو دلوں میں قائم کرنے کے لئے اس جماعت سے قربانیاں مانگ اور وہ تیری آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیاں دے گی۔ دوسرے ملکوں میں اسلام کی سربلندی کے لئے ہمیں یہاں قربانیاں دینی پڑیں گی۔

وہ خدا ایسے سامان پیدا کر دے گا کہ فارن ایکسچینج کی سہولتیں پیدا ہو جائیں اور یہی حکومت جو آج فارن ایکسچینج نہیں دے رہی کل دینے لگ جائے۔ حالات بدل جاتے ہیں اور ایک رات میں بدل جاتے ہیں جب صبح میں یہ دیکھوں کہ حالات بدل گئے ہیں اور آج ہی میں رقم باہر بھیج سکتا ہوں وہ صبح ایسی نہیں ہونی چاہیئے کہ میں اعلان اور رقموں کی وصولی کا انتظار کروں۔ میرے پاس وہ رقم خزانے میں موجود ہونی چاہیئے۔ جس صبح کو میں یہ پاؤں کہ آج سورج ایسے حالات لے کر طلوع ہوا ہے کہ ہمارے لئے روپیہ باہر بھیجنے کی سہولت ہے قبل اس کے کہ دفاتر بند ہوں وہ روپیہ باہر چلا جائے۔ اب چلنے کا وقت نہیں رہا اب دوڑنے کا وقت آگیا ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ اس سلسلہ میں بہت سے کام ہمیں یہاں کرنے ہیں اور ان پر یہاں روپیہ خرچ کرنا ہے مثلاً کتابیں شائع کرنی ہیں۔ اسی طرح اور دوسرے کام ہیں جو یہاں ہی انجام پائیں گے اور

(باقی ص۸ پر)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۶ ؍احسان ۱۳۴۹ ہش

اعلیٰ انسانیت کس طرح حاصل ہو سکتی ہے

(۴)

ایسی دورنگی بعض انسانوں کی فطرتوں کا خاصہ بن گئی ہے۔ چنانچہ آپ نے اکثر یورپ کی اخباروں میں پڑھا ہو گا کہ عوام کسی حیوان پر ظلم ہوتا برداشت نہیں کر سکتے۔ اور جب روس نے ایک کتیا کو خلاء میں بھیجا تھا تو تمام یورپ اس ظلم پر چلاّ اٹھا تھا مگر یہی لوگ ہیں جو ایشیائی لوگوں کو اس طرح مارنا پسند کرتے ہیں جس طرح چیونٹیوں کو مارنا۔ چنانچہ ویٹ نام میں یہی ہو رہا ہے اور وسطی ایشیا میں "اسرائیل" کو عربوں کے خلاف ہر طرح کی مدد دینا بڑے فخر کی بات سمجھا جاتا ہے۔ یہ اسی طرح کی بات ہے جیسے کہ قیس عامری نے اپنے ایک شعر میں کہا ہے کہ اے لیلیٰ تیری حالت اس قصاب کی طرح ہے جو بکرے کو ذبح بھی کر رہا ہو اور ساتھ ہی اس پر رحم کی وجہ سے اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوں۔ سو جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے اس قسم کی ہمدردی قطعاً ہمدردی نہیں کہلا سکتی اور نہ اس کو اخلاق کہہ سکتے ہیں۔ بلکہ جیسا کہ آپؑ نے فرمایا ہے:-

"ممکن ہے کہ انسان رحم میں اس حد تک پہنچ جائے کہ اگر اس کے اپنے ہی زخم میں کیڑے پڑیں اُن کو بھی قتل کرنا روا نہ رکھے اور جانداروں کی پاسداری اس قدر کرے کہ جوئیں جو سر میں پڑتی ہیں یا وہ کیڑے جو پیٹ اور انتڑیوں اور دماغ میں پیدا ہوتے ہیں ان کو بھی آزار دینا نہ چاہے بلکہ مَیں قبول کر سکتا ہوں کہ کسی کا رحم اس حد تک پہنچے کہ وہ شہد کھانا ترک کر دے۔ کیونکہ وہ بہت سی جانوں کے تلف ہونے اور غریب مکھیوں کو ان کے استھان سے پراگندہ کرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ اور مَیں مانتا ہوں کہ کوئی مُشک سے بھی پرہیز کرے کیونکہ وہ غریب ہرن کا خون ہے اور اس غریب کو قتل کرنے اور بچوں سے جدا کرنے کے بعد میسر آ سکتا ہے۔ ایسا ہی مجھے اس سے بھی انکار نہیں کہ کوئی موتیوں کے استعمال کو بھی چھوڑ دے اور ابریشم کو پہننا بھی ترک کر دے کیونکہ یہ دونوں غریب کیڑوں کے ہلاک کرنے سے ملتے ہیں۔ بلکہ مَیں یہانتک مانتا ہوں کہ کوئی شخص دُکھ کے وقت جونکوں کے لگانے سے بھی پرہیز کرے اور آپ دُکھ اُٹھالے اور غریب جونک کی موت کا خواہاں نہ ہو۔ بالآخر اگر کوئی مانے یا نہ مانے مگر مَیں مانتا ہوں کہ کوئی شخص اس قدر رحم کو کمال کے نقطہ تک پہنچا دے کہ پانی پینا چھوڑ دے اور اس طرح پانی کے کیڑوں کے بچانے کے لئے اپنے تئیں ہلاک کرے۔ مَیں یہ سب کچھ قبول کرتا ہوں لیکن مَیں ہرگز قبول نہیں کر سکتا کہ یہ تمام طبعی حالتیں اخلاق کہلا سکتی ہیں یا صرف انہیں سے وہ اندرونی گند دھوئے جا سکتے ہیں جن کا وجود خدائے تعالیٰ کے ملنے میں روک ہے۔ مَیں کبھی باور نہیں کروں گا کہ اس طرح کا غریب اور بے آزار بننا جس میں بعض چارپایوں اور پرندوں کا کچھ نمبر بڑھا ہوُا ہے اعلیٰ انسانیت کے حصول کا موجب ہو سکتا ہے۔ بلکہ میرے نزدیک یہ قانونِ قدرت سے لڑائی ہے اور رضا کے بھاری خلق کے برخلاف اور اس نعمت کو ردّ کرنا ہے جو قدرت نے ہم کو عطا کی ہے۔ بلکہ وہ روحانیت ہر ایک خلق کو محل اور موقع پر استعمال کرنے کے بعد اور پھر خدا کی راہوں میں وفاداری کے ساتھ قدم مارنے سے اور اسی کا ہو جانے سے ملتی ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۳۴-۳۵)

"یہ ستارہ آسمانِ رحمت و برکت کا ہے"

[سیّدی و مولائی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی غرب افریقہ کے کامیاب تبلیغی و تربیتی دَورہ کے بعد کراچی میں ورودِ مسعود پر ایک تقریب میں پڑھی گئی۔ ثاقبؔ]

شکر کیونکر ہو ادا مولا ترے اکرام کا
پھر نظر کے رُوبرو ہے آئینہ الہام کا

دیدہ و دل میں ہے سیلِ نکہت و نُورِ ازل
چھا گئی ہے گُلشنِ دیں پر بہارِ بے بدل

قصرِ ہستی کے اُجالوں کی پھبن ہے بےمثال
بام و دَر پر روشنئ انبساطِ لازوال

ہر عقیدت کیش کا دل ہے کفِ اظہار پر
آج تو سب کی نظر ہے مرکزِ انوار پر

موجِ مُضطر کو سکونِ ظرفِ دریا مل گیا
اے خوشا قسمت مریضوں کو مسیحا مل گیا

آگیا وہ ماہِ تاباں ہر طرف اِک نُور ہے
زندگی کی بزم میں روشن چراغِ طُور ہے

نصرتِ دینِ محمدؐ کے لئے ہر سُو گیا
ظلمتوں میں روشنی کا پاک رُو آہو گیا

سیرالیون و گیمبیا، گھانا و نائیجیریا
ہو گئے فیضِ قدم سے مرکزِ رنگ و ضیا

ناصرِ دیں نے یہ افریقہ کا دَورہ کیا کیا
نصرتِ اسلام کی تنویر کو پھیلا دیا

آدمی کو رازِ ہستی سے شناسا کر دیا
دِل کا دامن معرفت کے موتیوں سے بھر دیا

روشنی نُورِ محمدؐ کی دکھائی آپ نے
اہلِ افریقہ کو راہِ حق دکھائی آپ نے

عزمِ محکم آپؑ کا اسلام کی تبلیغ ہے
ساری دُنیا میں خدا کے نام کی تبلیغ ہے

خدمتِ دینِ محمدؐ کے لئے زندہ ہیں آپ
عالمِ اسلام کی وسعت میں رخشندہ ہیں آپ

جِسم گو ہے ناتواں لیکن ارادے استوار
نیک مقصد کے چمن سے جا نہیں سکتی بہار

خالقِ اکبر محافظ ناصرِ ملّت کا ہے
یہ ستارہ آسمانِ رحمت و برکت کا ہے

(ثاقبؔ زیروی)

قسط ۳

خلافتِ احمدیہ

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ)

حضرت مصلح موعود رضؓ کی جماعت احمدیہ کو قیمتی نصیحت

الغرض سیدنا حضرت المصلح الموعود رضؓ خلافت کے عہدہ کو عقیدت و احترام کی نگاہ سے دیکھنے، خلیفۂ وقت کو قبولیت دعا کا مرکز سمجھنے، اس سے عمر بھر فقید المثال مخلصانہ تعلق قائم رکھنے، اس کے ہر لفظ پر والہانہ طور پر لبیک کہنے اور اس کے حکم پر مالی و جانی قربانیوں کے لئے ہر زمانہ بلکہ ہر لمحہ اور ہر آن تیار رہنے کی ہمیشہ پُرزور تلقین فرماتے رہے۔ یہی نہیں حضور رضؓ نے جماعت احمدیہ کو بار بار یہ وصیت فرمائی کہ وہ ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہے۔ مثلاً ۱۹۲۱ء میں فرمایا :-

"تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا لیکن اگر تم اسکی حقیقت کو سمجھے رہوگے اور اسے قائم رکھوگے تو پھر اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی۔ ... بے شک افراد مریں گے، مشکلات آئیں گی، تکالیف پہنچیں گی مگر جماعت کبھی تباہ نہ ہوگی بلکہ دن بدن بڑھے گی اور اس وقت تم میں سے کسی کا ... مرنا ایسا ہی ہوگا جیسا کہ مشہور ہے کہ اگر ایک دیو کٹتا ہے تو ہزاروں پیدا ہو جاتے ہیں۔ تم میں سے اگر ایک مارا جائیگا تو اس کی بجائے ہزاروں اس کے خون کے قطروں سے پیدا ہو جائیں گے۔" (درس القرآن صفحہ ۷۳)

اسی طرح حضور رضؓ نے ۲۲ راگست ۱۹۴۷ء کو یعنی ہجرت پاکستان سے صرف نو دن پیشتر قادیان سے پاکستانی احمدیوں کے نام ایک درد انگیز پیغام ارسال فرمایا جس میں اپنے قلم سے تحریر فرمایا :-

"خلافت زندہ رہے اور اسکے گرد جان دینے کیلئے ہر مومن آمادہ کھڑا ہو۔ ... میرا یہ پیغام باہر کی جماعتوں کو بھی پہنچا دو اور انہیں اطلاع دو کہ تمہاری محبت میرے دل میں ہندوستان کے احمدیوں سے کم نہیں۔ تم میری آنکھ کا تارا ہو۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ جلد سے جلد اپنے ملکوں میں احمدیت کا جھنڈا گاڑ کر آپ لوگ دوسرے ملکوں کی طرف توجہ دیں گے اور ہمیشہ خلیفۂ وقت کے جو ایک وقت میں ایک ہی ہو سکتا ہے فرمانبردار رہیں گے اور اس کے حکموں کے مطابق اسلام کی خدمت کریں گے۔"

(خالد مارچ ۱۹۵۵ء صفحہ ۲)

ازاں بعد ۱۷ رمئی ۱۹۵۹ء کو اپنے الوداعی پیغام میں فرمایا :-

"اے دوستو! میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں۔ نبوت ایک بیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے۔ تم خلافتِ حقہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو۔ ... اور میری اولاد ... کو بھی ان کے خاندان کے عہد یاد دلاتے رہو۔"

(الفضل ۲۳ نومبر ۱۹۶۵ء)

خلافت ثالثہ کی نسبت عظیم الشان بشارتیں

اپنی تقریر کے دوسرے حصے میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مصلح موعود کو خلافتِ ثالثہ کے عہد مبارک کی نسبت متعدد تفصیلات بتائی گئیں، نظارے دکھائے گئے اور خبریں دی گئیں جن میں سے بعض کا اظہار بھی حضور نے وقتاً فوقتاً فرمایا جیسا کہ سلسلہ احمدیہ کا قدیم لٹریچر شاہد ناطق ہے مثلاً

پہلی بشارت - حضور رضؓ کو القاء کیا گیا کہ ۱۹۶۵ء سے قربانیوں کے ایک عہد جدید کا آغاز ہونے والا ہے (جیسا ابھی عرض کر چکا ہوں) اس امر کا ثبوت کہ اس نئے عہد سے مراد خلافتِ ثالثہ ہے واضح طور پر یہ ہے کہ حضور رضؓ کو ۱۹۴۴ء میں بذریعہ رؤیا یہ دکھایا گیا کہ آپ کی مزید عمر "اکیس" تک ہوگی۔ (الفضل ۲۹ راپریل ۱۹۴۴ء) اس کے علاوہ حضرت مصلح موعود رضؓ نے مجلس مشاورت ۱۹۴۱ء میں "نئی پیدائش" سے بیعت مراد لی۔ چنانچہ فرمایا :-

"بیعت کا وقت تو نہایت سنجیدگی کا وقت ہوتا ہے یہ تو نئی پیدائش کا وقت ہوتا ہے۔" (صفحہ ۸۱)

دوسری بشارت - حضرت مصلح موعود رضؓ کو جناب الٰہی کی طرف سے یہ الہامی بشارت دی گئی کہ آپ کے وصال پر "جماعت میں کسی قسم کی خرابی پیدا نہ ہوگی۔" (تفسیر کبیر العلق صفحہ ۱۸۹) بالفاظ دیگر پوری جماعت بالاتفاق خلافتِ ثالثہ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی جیسا کہ یہ روح پرور نظارہ پوری دنیا نے دیکھا۔

تیسری بشارت - حضور رضؓ ۲۶ رستمبر ۱۹۰۹ء کو ایک خط میں رقم فرمایا کہ :-

"مجھے بھی خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ میں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا۔"

(الفضل ۸ راپریل ۱۹۱۵ء)

خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلیات ملاحظہ ہوں کہ پاکستانی پریس نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے خلیفہ منتخب ہونے کی خبر دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ کا اسم گرامی "ناصر الدین" ہی لکھا۔ (نوائے وقت ۱۰ رنومبر ۱۹۶۵ء صفحہ ۱ - امروز ۱۰ رنومبر ۱۹۶۵ء صفحہ ۶) "ناصر" کے نہایت مقدس اور نہایت پیارے لفظ پر مجھے یاد آیا کہ شیعہ بزرگوں کی مشہور کتاب بحار الانوار (جلد ۱۳ صفحہ ۹) میں لکھا ہے کہ امام قائم کا نام غلام احمد اور محمود بھی ہوگا۔ نیز "الصراط السوی" میں یہ بھی درج ہے کہ اللہ تعالیٰ امام مہدی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمائے گا کہ "مرحبا اے میرے بندے دین کے ناصر ... میں نے قسم کھائی ہے کہ ... تیرے وسیلے سے بخشوں گا اور تیرے ذریعہ لوگوں کو عذاب کروں گا ... یہ ہماری حفاظت و حمایت و عنایت میں ہے اس وقت تک جبکہ میں اس کے ذریعہ سے حق کو ظاہر کر دوں اور باطل کو نیست و نابود کروں اور صرف میرا دین خالص دنیا میں رہے۔"

(صفحہ ۳۹۵ از مولانا سید محمد سبطین)

حضرات! یہ عجیب بات ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے اقتصادی نظام کے جس فلسفہ پر مفصل روشنی ڈالی ہے اس کی بنیاد حضور نے آیت "مخلصین له الدین" پر ہی رکھی ہے جیسا کہ حضور کے ان مطبوعہ خطبات سے بھی ظاہر ہے جو "اسلام کے اقتصادی نظام کے اصول اور فلسفہ" کے نام سے شائع ہو چکے ہیں اور اپنی نظیر آپ ہی ہیں۔

ہم پر کرم کیا ہے خدائے غیور نے
پورے ہوئے جو وعدے کئے تھے حضور نے

یہاں بر سبیل تذکرہ "ناصر" نام کی ایک تاریخی اہمیت و عظمت معلوم کرنے کیلئے ایک صدی قبل کا ایک عجیب حوالہ بھی سُن لیجئے۔ جناب نواب صدیق حسن قنوجی کو بعض اہلحدیث علماء مجدد بھی تسلیم کرتے ہیں اور انہیں "کلیم عصر" اور "مسیح وقت" کے القاب سے بھی پکارا جاتا رہا ہے۔ آپ نے اپنی مشہور کتاب "حجج الکرامہ" (مطبوعہ ۱۲۹۱ھ / ۱۸۷۴ء) کے صفحہ ۲۴۴ پر بعض قدیم بزرگوں کے یہ پُر اسرار شعر درج فرمائے ہیں :-

المسجد الاقصیٰ لهٗ عادةٌ
سادت فصارت مثلاً سائراً
اذا غدا بالکفر مستوطناً
ان یبعث اللہ لهٗ ناصراً
فناصرٌ طهّرهٗ اوّلاً
وناصرٌ طهّرهٗ آخراً

مسجد اقصیٰ کی عادت ہے جو اس پر حاوی اور مستولی ہے اور اب وہ مشہور عام بات ہے کہ جب وہ کفر کا وطن بن جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک ناصر مبعوث کرتا ہے۔ ایک ناصر نے اسے پہلے پاک کیا تھا اور ایک ناصر اسے آخری دور میں پاک کرے گا۔"

اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس اہم پیشگوئی کی حقیقت کیا ہے اور اس کا ظہور کس رنگ میں ہونے والا ہے۔ حضور رضؓ نے تفسیر کبیر میں فرمایا :-

"یہ سارا نظام جس کو یو۔ این۔ او کی مدد سے اور امریکہ کی مدد سے قائم کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے گا کہ وہ اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں اور پھر اُس جگہ پر لا کر مسلمانوں کو بسائیں ... سو خدا تعالیٰ کے عباد الصّٰلحون محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کے لوگ لازماً اُس ملک میں جائیں گے۔ نہ امریکہ کے ایٹم بم کچھ کر سکتے ہیں نہ روس کی مدد کچھ کر سکتی ہے یہ تو خدا کی تقدیر ہے جو ہو کر رہنی ہے چاہے دنیا کتنا زور لگا لے۔"

(تفسیر کبیر "الانبیاء" صفحہ ۵۶۱)

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب مختار شاہجہانپوری رضی اللہ عنہ نے ایک بار اپنی مجلس میں ایک نہایت ایمان افروز واقعہ سنایا ؎

اسلام کے فدائی احمدؑ کے خاص پیارے
اب رہ گئے ہیں ایسے جیسے سحر کے تارے
خدا کرے کہ قدوسیوں کا باقی ماندہ آسمانی گروہ
تا دیر ہم میں سلامت رہے آمین۔

حضرت حافظ صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابھی دسمبر ۱۸۹۶ء کا جلسہ اعظم مذاہب منعقد نہیں ہوا تھا کہ ان سے حضرت قاضی خواجہ علی صاحب لدھیانوی نے کہا حضرت صاحب کی پیشگوئی پوری ہو گئی۔ میں نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا کونسی پیشگوئی؟ فرمانے لگے وہ جو مضمون کے بالا رہنے کی پیشگوئی تھی؟ میں نے مسکراتے ہوئے کہا کہ ابھی تو جلسہ کی کارروائی کا آغاز بھی نہیں ہوا۔ اس پر حضرت قاضی خواجہ علی صاحب رضی اللہ عنہ بہت جلال میں آ گئے اور فرمایا حافظ صاحب! اُس مُنہ سے جو بات نکل گئی وہ پوری ہو گئی ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹل... وہ بات خدائی یہی تو ہے

چوتھی بشارت۔ میں خلافتِ ثالثہ کے عہدِ مبارک کی نسبت حضرت مصلح موعود کی عظیم بشارتیں بتا رہا تھا۔ حضرت اقدس رضی اللہ عنہ نے تیرہ برس قبل ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۶ء کے سالانہ جلسہ پر فرمایا:۔

"جب بھی انتخاب خلافت کا وقت آئے اور مقررہ طریق کے مطابق جو بھی خلیفہ چُنا جائے میں اس کو ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ ... اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہو گا اور جو بھی اس کے مقابل میں کھڑا ہو گا وہ بڑا ہو یا چھوٹا ذلیل کیا جائے گا اور تباہ کیا جائے گا کیونکہ ایسا خلیفہ صرف اس لئے کھڑا ہو گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہدایت کو پورا کرے کہ خلافتِ اسلامیہ ہمیشہ قائم رہے ... پس میں ایسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ نے خلیفہ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ ... اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائینگی"۔

(خلافت حقہ اسلامیہ صفحہ ۱۷-۱۸)

پانچویں بشارت۔ یہی نہیں سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے خلافتِ ثالثہ کے بلند پایہ علمی و روحانی مقام کی بھی واضح خبر دی ہے۔ چنانچہ حضور نے اپنے قلم مبارک سے تحریر فرمایا کہ:۔

"خلیفے خدا بناتا ہے۔ جب اُس نے مجھے خلیفہ بنایا تھا تو جماعت کے بڑے بڑے آدمیوں کی گردنیں پکڑوا کر میری بیعت کروا دی تھی۔ جن میں ایک میرے نانا، دو میرے ماموں، ایک میری والدہ، ایک میری تائی اور ایک میرے بڑے بھائی بھی شامل تھے۔ اگر خدا تعالیٰ نے یہ فیصلہ کیا کہ ناصر احمد خلیفہ ہو تو ایک میاں بشیر کیا ہزار میاں بشیر کو بھی اس کی بیعت کرنی پڑے گی"۔

(الفضل ۳۰ر جولائی ۱۹۵۶ء)

چھٹی بشارت۔ اس سلسلہ میں آخری بات یہ ہے کہ حضرت مصلح موعود نے جہاں حضرت خلیفہ ثالث کو قبل از وقت بشارتیں دیں وہاں جماعت احمدیہ کو چون سال پہلے ۱۹۱۵ء کے سالانہ جلسہ کی تقریر بعنوان "انوارِ خلافت" کے دوران یہ عظیم الشان خوشخبری سُنائی کہ:۔

"ہماری جماعت کی ترقی کا زمانہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت قریب آ گیا ہے اور وہ دن دور نہیں جبکہ افواج در افواج لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ مختلف ملکوں سے جماعتوں کی جماعتیں داخل ہوں گی اور وہ زمانہ آتا ہے کہ گاؤں کے گاؤں اور شہر کے شہر احمدی ہوں گے .... دیکھو میں آدمی ہوں اور جو میرے بعد ہو گا وہ بھی آدمی ہی ہو گا جس کے زمانہ میں یہ فتوحات ہوں گی۔ وہ اکیلا سب کو نہیں سکھا سکے گا تم ہی لوگ ان کے معلم بنو گے پس اس وقت تم خود سیکھو تا ان کو سکھا سکو۔ خدا تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ دنیا کے پروفیسر بنا دیئے جاؤ اس لئے تمہارے لئے ضروری اور بہت ضروری ہے کہ تم خود پڑھو تا آنے والوں کے استاد بن سکو"۔

(انوارِ خلافت صفحہ ۱۱۰-۱۱۵-۱۱۶)

پھر وصیّت فرماتی کہ:۔

"صحیح معنوں میں احمدی ہی ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ احمدیت کے دنیا میں غالب آ جانے کے معنے یہ ہیں کہ یورپ، امریکہ، جاپان، چین، غرضیکہ دنیا کے ہر ملک کے بڑے بڑے مؤرخ، فلاسفر، سائنسدان لائے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ تمہارے شاگرد ہیں ان کو پڑھاؤ اور پھر اس کے لئے تیاری کرتے ہیں"۔

(الفضل ۱۴ر اپریل ۱۹۴۲ء)

؎ بطحا کی وادیوں سے جو نکلا تھا آفتاب
بڑھتا رہے وہ نورِ نبوت خدا کرے
قائم ہو پھر سے حکمِ محمدؐ جہان میں
ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے
(المصلح الموعودؓ)

واٰخرد عوٰنا ان الحمدللّٰہ رب العالمین +

درخواستِ دُعا

پانچ سات روز سے مکرم مسٹر عطا محمد صاحب فاضل استاذ الجامعہ دائیں گھٹنے میں سوجن اور شدید درد کی وجہ سے بیمار ہیں اور چل پھر نہیں سکتے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

کھیتوں کی زرخیزی اور زمیندار کی خوشحالی کی ضامن

بی۔ ایف 46

نائٹروجن۔ فاسفورس۔ پوٹاش کی دانہ دار مرکب
کیمیائی کھاد

⊙ لہلہاتے کھیت ⊙ عمدہ فصلیں ⊙ پیداوار زیادہ
⊙ زائد منافع ⊙ زرخیز زمین

یہ سب بی۔ ایف 46 دانہ دار کیمیائی کھاد کی دو بوری فی ایکڑ استعمال سے ہی ممکن ہے۔ مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کریں۔

نیشنل کیمیکل انڈسٹریز کوٹ لکھپت لاہور پوسٹ بکس ۱۱۵۲

صدقہ و خیرات سے بلائیں ٹل جاتی ہیں۔ (ناظرِ بیت المال آمد)

محترمہ عالم بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا کا ذکرِ خیر

از مکرم ضیاء الدین احمد صاحب قریشی۔ ایڈووکیٹ ہائیکورٹ۔ لاہور

میری خوشدامن عالم بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا کا انتقال یکم مئی ۱۹۷۰ء کو ہوا۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشانوں میں سے ایک نشان تھیں۔ مرحومہ کے خسر میاں محمد بخش صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ڈپٹی انسپکٹر پولیس بٹالہ تھے وہ عرصہ بیس سال تک تھانہ صدر بٹالہ کے انچارج رہے۔ قادیان میں اُس زمانہ میں کوئی تھانہ نہ تھا اور قادیان کا علاقہ بھی تھانہ صدر بٹالہ کے ماتحت ہی تھا۔

میاں محمد بخش صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سخت مخالف تھے۔ جتنے فوجداری مقدمات حضور کے خلاف چلائے گئے وہ سب میاں صاحب مذکور کے عہد میں ہی ہوئے۔

مخالف ہونے کی حیثیت میں انہوں نے بعض مقدمات میں تو بہت قابل اعتراض رویہ اختیار کیا۔ مگر بعض مقدمات میں اپنے سرکاری فرائض کی ادائیگی میں انہوں نے بہت اہم کردار ادا کیا۔

پنڈت لیکھرام کا قتل احمدیت کی تاریخ کا ایک اہم واقعہ ہے۔ پنڈت کا مذکور کے کیس میں آریوں نے شور مچایا کہ یہ قتل ایک سازش کا نتیجہ ہے اور نعوذباللہ مرزا صاحب (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) اُس سازش میں شامل ہیں۔ سازش کے شبہ میں پولیس نے قادیان آکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دردولت اور جماعت کے دیگر مقامات کی تلاشی لی۔

تلاش کے لئے ایک انگریز پولیس کپتان مسٹر لی مارچینڈ صاحب معہ میاں محمد بخش صاحب انچارج تھانہ بٹالہ قادیان آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کپتان صاحب مذکور کو ساتھ لے کر گھر کا ہر ایک کمرہ اور ایک ایک چیز خود دکھاتے رہے۔

ایک کمرہ میں جب تلاشی کے لئے داخل ہونے لگے تو اس کمرے کے دروازے کی چوکھٹ بہت نیچی تھی اور کپتان صاحب لمبے قد کے تھے جب اس کمرہ میں داخل ہونے لگے تو ان کا سر اوپر کی چوکھٹ سے بڑے زور سے ٹکرایا اور وہ بڑی تکلیف کی حالت میں بیٹھ گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گرم گرم دودھ منگوا کر کپتان صاحب کو پلایا۔

جب تلاشی ختم ہو گئی اور کوئی قابل اعتراض شے برآمد نہ ہوئی تو میاں محمد بخش صاحب نے کپتان صاحب سے کہا کہ:۔

”عورتوں کی تلاشی بھی ہونی چاہیئے“

اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاندان کی خواتین (مبارکہ) کو فرمایا کہ کمرے سے باہر آجاؤ اور کپڑے جھاڑ دو اُس موقعہ پر وہ الفاظ فرمائے جو کہ ایک پیشگوئی کا رنگ رکھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا:۔

”میاں صاحب! آج گو آپ میری مخالفت کرتے ہیں مگر آپ کی اولاد میری فرمانبردار ہوگی“

وقت نے ان الفاظ کی صداقت کی شہادت دی۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ میاں محمد بخش صاحب کی وفات کے بعد میاں صاحب کے صاحبزادے حضرت میاں نیاز محمد خان صاحب رضی اللہ عنہ ۱۹۰۷ء میں قادیان آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت عالیہ حاضر ہوئے۔ کچھ تحفہ پیش کیا اور بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہو گئے۔

عالم بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا حضرت میاں نیاز محمد خان صاحب کی اہلیہ تھیں۔ ان کے بطن سے ۰ بچے (۰ لڑکے اور ۴ لڑکیاں) پیدا ہوئے۔ جو میاں محمد بخش صاحب کے پوتے اور پوتیاں ہیں اور یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خدام میں شامل ہیں۔ اس طرح حضور کی مندرجہ بالا پیشگوئی پوری ہوئی۔

محترمہ عالم بی بی صاحبہ کے ننھیال اور ددھیال کے بزرگ مہاراجہ کشمیر کے مظالم سے تنگ آکر پنجاب آگئے تھے اور تلونڈی راہ والی ضلع گوجرانوالہ میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ انہوں نے تلونڈی میں ایک مسجد بھی تعمیر کرائی تھی اُسی مسجد کے مولوی صاحب سے عالم بی بی صاحبہ نے بچپن میں قرآن شریف پڑھا۔

۱۹۲۲ء میں ان کے شوہر حضرت نیاز محمد خان صاحب رضی اللہ عنہ ملکانہ میں تبلیغ اسلام کی غرض سے گئے تو مرحومہ قادیان میں چھوڑ گئے وہاں حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا اور حضرت ام ناصر رضی اللہ عنہا۔ اور آپا امۃ الحی صاحبہ رضی اللہ عنہا کی زیر نگرانی قرآن شریف کا ترجمہ سیکھا ان سے دینی تربیت حاصل کی

۱۹۲۵ء میں جب نیاز محمد خان صاحب رضی اللہ عنہ کی تعیناتی کراچی میں ہوئی تو مرحومہ نے وہاں لجنہ اماء اللہ قائم کی اور عرصہ ۱ سال تک وہ اس کی صدر کے فرائض سرانجام دیتی رہیں۔

جب نیاز محمد خان صاحب اپنی سروس سے ریٹائر ہو کر قادیان تشریف لائے تو مرحومہ حلقہ دارالرحمت میں لجنہ کی صدر رہیں۔

مرحومہ سلسلہ کی ہر ایک دینی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ وصیت ۱/۵ کی تھی۔ اور سے کئی سال پہلے ادا کر چکی تھیں۔

مرحومہ بہت دیندار اور مخلص احمدی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کی فدائی تھیں۔

باوجود اس کے کہ ان کے چاروں بیٹے لائق اور اچھے اچھے عہدوں پر فائز تھے اور صاحب حیثیت تھے اور اپنی والدہ صاحبہ کے فرمانبردار بھی تھے۔ مگر مرحومہ نے اپنی آخری عمر کا ایک لمبا عرصہ یعنی ۱۷ سال اپنی لائق۔ نیک اور خلیق بیٹی فرخندہ اختر صاحبہ (مسز شاہ) ایم۔ اے۔ پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ کے پاس گزارے۔ جن کے دکھ درد میں وہ شریک رہیں اور ان کی اولاد کی تربیت کے لئے کوشاں رہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تبارک و تعالےٰ اُس بزرگ ہستی کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین۔

درخواست دُعا

مجھے کچھ عرصہ سے جسم کے بعض حصوں اور جوڑوں میں درد اور کوفت رہتی ہے۔ اور صحت بھی بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب جماعت میری صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(منشی محمد اسمٰعیل چنیوٹ)

تعلیم القرآن کی رپورٹیں نقشہ کے مطابق بھجوائیں

تعلیم القرآن کی رپورٹوں کے بارے میں جیسا کہ پہلے بھی کئی بار اعلان کیا جا چکا ہے کہ نگران کمیٹی تعلیم القرآن نے رپورٹوں کے لئے ایک خاص نقشہ تیار کیا ہے۔ اس نقشہ کے مطابق ہی رپورٹیں آنی چاہییں مگر بعض جماعتوں کی طرف سے جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ان میں اس امر کا خیال نہیں رکھا گیا۔ امراء کرام و صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ تعلیم القرآن کی رپورٹیں مندرجہ ذیل نقشہ کے مطابق ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

	کل افراد جماعت	ناظرہ جاننے والے	ترجمہ جاننے والے	تفسیر جاننے والے	زیر تعلیم: ناظرہ	زیر تعلیم: باترجمہ	زیر تعلیم: تفسیر
مرد							
خواتین							
میزان							

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

ضرورت ہے

ایک پرائیویٹ فرم میں درج ذیل آسامیاں خالی ہیں تنخواہ معقول ہے امیدوار کو چاہیئے کہ سرنامہ چھوڑ کر اپنی درخواست ناظر صاحب امور عامہ کے نام بھجوا دیں۔ درخواست میں تفصیل سے اس امر کا ذکر ہونا چاہیئے کہ کیا کیا کام جانتے ہیں اور اس کام کا سرٹیفکیٹ درخواست کے ساتھ منسلک ہونا ضروری ہے۔

(۱) مکینک (۲) ایکٹریشن (۳) خراد کا کام جاننے والے (۴) ویلڈر۔

درخواست پر امیر/صدر مقامی کی تصدیق ہونی چاہیئے۔

وقف عارضی کیلئے مستورات اپنے نام پیش کریں

حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ہی کی اس تجویز کو از راہ شفقت مجلس مشاورت میں منظور فرمایا تھا کہ عورتوں کا وقف عارضی بھی قبول فرمایا جائے اور ان کو ان کے ہی شہر میں تعلیم القرآن کے لئے خدمت سپرد کی جائے۔ سال رواں کے لئے کم از کم سات ہزار واقفین عارضی وواقفات کی ضرورت ہے۔ نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ اس وقت تک صرف ربوہ۔ جھنگ شیخوپورہ۔ ملتان۔ حیدرآباد۔ کوئٹہ۔ کراچی۔ گوجرانوالہ ڈیرہ غازیخان اور لائلپور کی چند خواتین نے وقف عارضی کے فارم پر کرکے بھجوائے ہیں۔ سات ہزار کی تعداد کا کم از کم تیسرا حصہ خواتین کی تعداد ہونی چاہیئے۔ پھر انہوں نے کہیں دوسری جگہ نہیں جانا۔ اپنے ہی شہر میں بچوں اور خواتین کو قرآن مجید ناظرہ وترجمہ پڑھانا ہے۔ اسلئے ہر لجنہ اپنے شہر میں اس تحریک کی اہمیت کو اجلاسوں میں بیان کرکے عورتوں سے فارم پُر کرواکے بھجوائیں۔ اور ہر شہر قصبہ یا گاؤں سے اتنے نام آنے چاہیئے کہ سارا سال وقف کرنے والی خواتین لگاتار کام کرتی رہیں اور قرآن کریم کی تعلیم ہوتی رہی۔ میں امید کرتی ہوں کہ بہنیں اپنے طور پر بھی اور لجنات بھی اس تحریک کی عظمت اور اہمیت سمجھتے ہوئے حصہ لے کر ثواب کی مستحق بنیں گی۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔

(مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

کتاب کی ضرورت

فضل عمر لائبریری کے لئے کتاب "تحقیق واقعات کربلا" کی سخت ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست ... کے پاس ہو تو خاکسار کو بھجوا دیں اس کتاب کی بڑی ضرورت ہے۔

(محمد سعید الحق انچارج فضل عمر لائبریری نمبر ۱ گنج مغلپورہ لاہور)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری صحت خراب رہتی ہے فالج کی مریضہ ہوں۔ دیگر مشکلات کی وجہ سے بھی بہت پریشان رہتی ہوں۔ دعا فرمائی جائے کہ اللہ تعالےٰ مجھے صحت والی زندگی سے نوازے۔ اور مشکلات حل ہو جائیں۔

خاکسارہ مجیدہ بیگم اہلیہ چوہدری مقصود احمد ورک نمبردار قیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ

۲۔ میری والدہ کو پتے کی درد کی وجہ سے سخت تکلیف ہے وہ اپریشن کی غرض سے کراچی تشریف لے گئی ہیں احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(اہلیہ پروفیسر محمد طفیل صاحب گورنمنٹ کالج ساہیوال)

۳۔ مکرم عبدالرب صاحب غیرت انسپکٹر بیت المال آمد کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (مولانا مبارک احمد سیکرٹری مال وامین جماعت احمدیہ بہاولپور)

۴۔ میں چند دن سے بیمار ہوں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار نظام الدین احمد ناصر کراچی)

۵۔ خاکسار کی اہلیہ ان دنوں بعارضہ سردرد وعصابی تکلیف بیمار ہیں کمزوری بہت ہے۔ بزرگان جماعت دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے انہیں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبدالمجید۔ دارالعلوم ربوہ)

۶۔ خاکسار کا لڑکا اور ایک لڑکی عرصہ تین چار سال سے بخار اور کھانسی میں مبتلا چلے آرہے ہیں۔ علاج کے باوجود فائدہ نہیں ہو رہا۔ احباب ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار ماسٹر امیر عالم لیہ ضلع مظفر گڑھ)

۷۔ عاجز کی اہلیہ بوجہ سینہ میں پھوڑا نکل آنے کے بیمار ہے اور جناح ہسپتال کراچی میں اپریشن ہوگا

احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار شیخ فاروق احمد ٹھٹھہ ۔ ضلع ٹھٹھہ سندھ

دعائے مغفرت

میری خالہ جان محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ مورخہ ۲ جون ۱۹۷۰ء کو ایک حادثہ میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ نیک خاتون تھیں اور بڑی مخلص احمدی تھیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ خدا تعالےٰ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نوید احمد گوجرانوالہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

دعائے نعم البدل

میرے چھوٹے بھائی میجر ایس اے منصور ۷/۱ پریڈ گراؤنڈ راولپنڈی کی چھ سالہ بچی نوکر کے ساتھ سائیکل پر سکول سے آرہی تھی کہ ایک ٹرک سے ٹکر ہوگئی۔ نوکر اسی وقت وفات پاگیا وہ بچی جس کا نام عزیزہ منصورہ تھا تیس گھنٹے زندگی وموت کی کشمکش میں پڑنے کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بچی چھوٹی سی عمر میں خاص اوصاف کی حامل تھی اسلئے والدین کو اس کا بہت صدمہ ہوا ہے۔ احباب دعا فرمادیں اللہ تعالےٰ بچی کے والدین حقیقی خصوصاً والدین کو صبر جمیل عطا فرمادے اور اس سے بہتر نعم البدل سے نوازے آمین۔

حکیم سید عبدالغفور ۱۰۹/۱ انارکلی لاہور

برطانیہ میں انتخابات کی تیاری

برطانوی پارلیمنٹ کا انتخاب زیادہ سے زیادہ پانچ سال کے لئے ہوتا ہے۔ اس کے بعد نئے انتخابات کا انعقاد ضروری ہے۔ وزیرِاعظم برطانیہ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اگر وہ یہ سمجھیں کہ عوام نیا الیکشن چاہتے ہیں تو ان پانچ سالوں میں جب بھی مناسب سمجھیں انتخابات کرا دیں ویسے عملی طور پر یہ ہوتا ہے کہ اگر دارالعوام میں حکومت کو واضح اکثریت حاصل ہو تو پھر انتخابات پانچویں سال میں ہوتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہیں کہ برطانیہ میں عام انتخابات کا وقت مقرر کرنے کا اختیار وزیرِاعظم کو حاصل ہے اور قدرتی بات ہے کہ وہ ایسا کرتے ہوئے اپنی پارٹی کے مفاد کو ضرور سامنے رکھتے ہیں۔

برطانوی دستوریہ کی بنیاد عام طور پر روایات پر ہے اور اس دستوریہ میں اتنی لچک رکھی گئی ہے کہ اگر کسی موقع پر کسی چیز کو زیادہ مناسب سمجھا جائے تو اسے دستوریہ کا حصہ بنایا جا سکے۔ عام طور پر کوئی وزیرِاعظم روایات سے ٹکر لینے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا۔ انتخابات سے چند ہفتے پہلے تک برطانیہ میں انتخابات کے نتائج کے متعلق کوئی واضح پیشگوئی نہیں کی جا سکتی۔ اپنے ذہن میں انتخابات کی تاریخ کا فیصلہ کرنے کے بعد وزیرِاعظم ملکہ معظمہ کو اطلاع کر دیتے ہیں جو پارلیمنٹ کے برخاست کئے جانے کا اعلان کر دیتی ہیں۔ انتخابات عام طور پر اس اعلان کے تین ہفتے بعد ہو جاتے ہیں۔ ممبرانِ پارلیمنٹ اور دیگر امیدواران اپنے اپنے حلقوں میں چلے جاتے ہیں اور انتخابات کے نتائج کے اعلان تک حکومت نگران کے فرائض ادا کرتی ہے۔

ہر انتخابی حلقے میں رائے دہندگان کا رجسٹر ہر سال دوبارہ مکمل کیا جاتا ہے۔ پارلیمنٹ کی کل چھ سو تیس نشستیں ہیں جن کے لئے اوسطاً ڈیڑھ ہزار امیدوار ہوتے ہیں۔ ہر ممبر عام طور پر پچاس ساٹھ ہزار لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ دونوں بڑی پارٹیاں لیبر اور کنزرویٹو۔ ہر نشست پر مقابلہ کرتی ہیں جبکہ چھوٹی پارٹیاں صرف وہیں مقابلہ کرتی ہیں جہاں ممکن ہو۔ ہر امیدوار کو ڈیڑھ سو پاؤنڈ بطور زرِضمانت جمع کرانا پڑتا ہے اور اگر کل ووٹوں کا آٹھواں حصہ بھی کسی امیدوار کو حاصل نہ ہو تو یہ ضمانت ضبط کر لی جاتی ہے۔ ۱۹۶۶ء کے انتخابات میں ۲۳۷ امیدواروں کی ضمانتیں ضبط ہوئیں جن میں ۱۰۴ لبرل پارٹی کے تھے اور ۵۷ کمیونسٹ۔ اس تمام جمہوری سلسلے کی تہہ میں ایک ہی جذبہ کام کرتا ہے کہ ہر قسم کے فیصلے صاف ستھرے اور پائیدار رہیں اور پھر یہ بات بھی نہیں کہ کسی تیسری پارٹی کو ابھرنے کا موقع نہ دیا جائے۔ لیبر پارٹی کی مثال سب کے سامنے ہے جو اسی صدی میں ابھری ہے لیکن کوئی تیسری پارٹی جبھی کامیابی سے اُبھر سکتی ہے اگر وہ پہلی دو پارٹیوں میں سے کسی ایک کو نیچا دکھائے۔

تقریباً ہر حلقۂ انتخاب میں دونوں بڑی پارٹیوں کے تنخواہ دار ملازم انتخابات سے متعلقہ سرگرمیوں کا بندوبست کرتے ہیں نامزدگی کے بعد نو مکمل دن ہر امیدوار کو ایسے ملتے ہیں جن میں جلسے منعقد کر سکتا ہے۔ کارخانوں اور دیگر مقامات پر تقریریں کر سکتا ہے۔ لاؤڈ سپیکروں والی گاڑیاں استعمال کر سکتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مقامی اخبارات کے صفحات پر انتخابی جنگ لڑ سکتا ہے۔ ہر پارٹی کو اپنا الیکشن مینی فیسٹو شائع کرنا پڑتا ہے اور ہر امیدوار اپنے حلقہ کے رائے دہندگان کو ووٹ کے لئے ذاتی طور پر اپیل کر سکتا ہے۔ یہ اپیل ڈاک کے ذریعے بھیجی جاتی ہے اور محکمہ ڈاک اس کے لئے کچھ وصول نہیں کرتا۔

لندن میں پارٹی ہیڈ کوارٹرز میں روزانہ پریس کانفرنس بلائی جاتی ہے جس میں بیسیوں تقریریں اور بیانات تقسیم ہوتے ہیں۔ لیڈران کرام رپورٹروں کی فوجِ ظفر موج لے کر دورے پر نکلتے ہیں۔ وزیرِاعظم بھی تین چار دن کے لئے بڑی تقریروں اور جلسوں کے لئے وقت نکالتے ہیں۔ سامعین سے لیڈرانِ کرام کی نوک جھونک کوئی غیر متوقع بات نہیں ہوتی۔ البتہ اگر کسی مقرر کی تقریر عوام تک پہنچنے میں کوئی رکاوٹ ڈالی جائے تو اسکے خلاف تمام پارٹیاں اور عوام فوراً کارروائی کرتی ہیں۔

ہر امیدوار کے لئے اسکے حلقے کے سائز کے مطابق انتخابات پر خرچ کی جانے والی رقم مقرر ہے جو زیادہ سے زیادہ چار سو پچاس پاؤنڈ ہو سکتی ہے۔ قانون اس بات کی دیکھ بھال کرتا ہے اور اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس سے زیادہ رقم خرچ کی گئی ہے تو اس خاص امیدوار کا انتخاب غلط قرار دیا جا سکتا ہے دونوں بڑی پارٹیوں کو ریڈیو اور ٹیلیویژن پر مساوی وقت (۷۵ منٹ) دئے جاتے ہیں دوسرے لوگوں کو بھی (سابقہ پارلیمنٹ میں ان کی طاقت کے مطابق) وقت دیا جاتا ہے اس کے علاوہ انتخابات کے متعلق خبریں بھی ریڈیو پر باقاعدہ دی جاتی ہیں۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)

دونوں طرح فائدہ ہی فائدہ

پریمیئم کم دیجئے

بونس زیادہ لیجئے

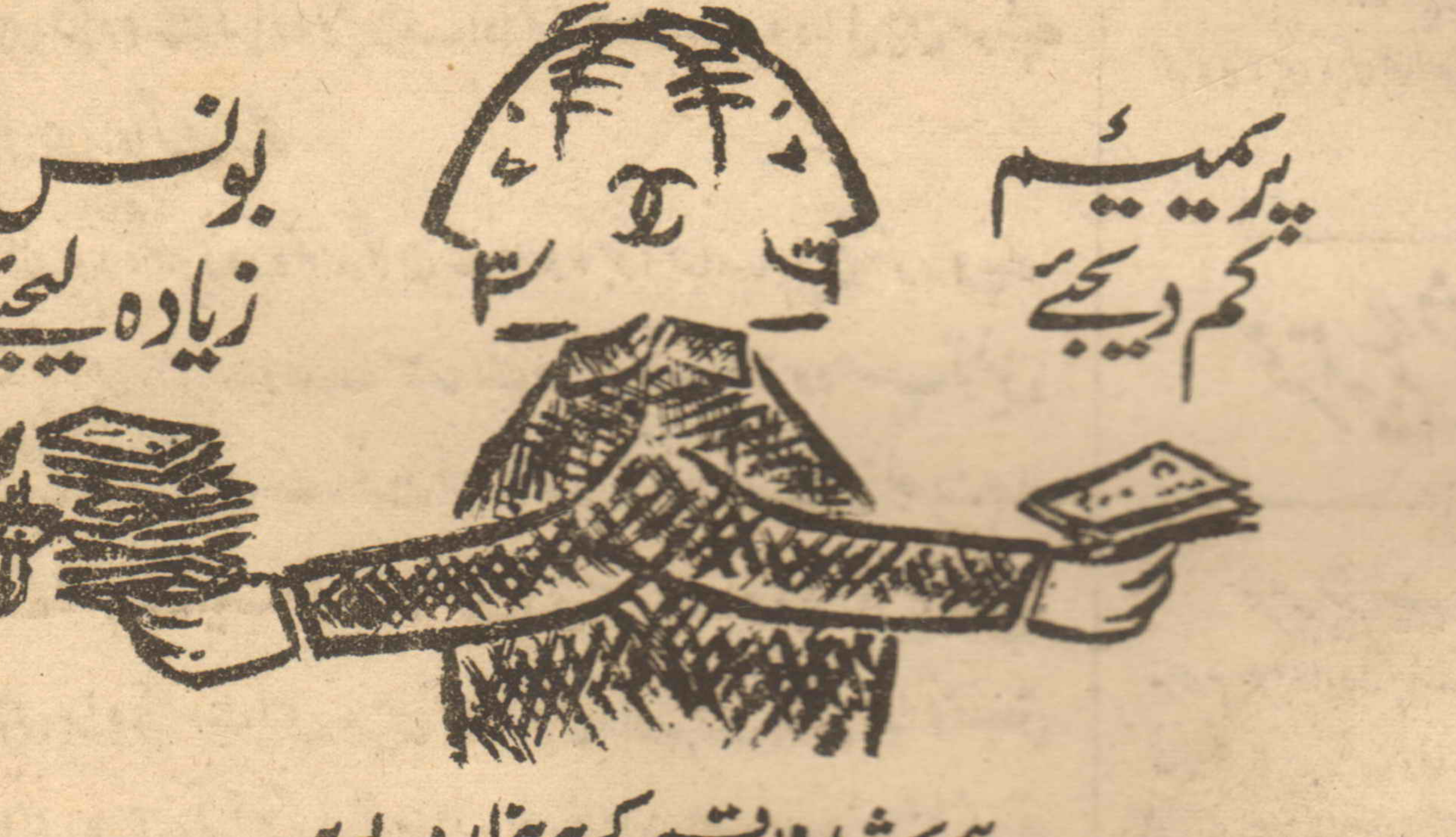

بیمہ شدہ رقم کے ہر ہزار روپے پر

پریمیئم
۲۵ سال کی عمر میں لی گئی
۳۰ سالہ پالیسی پر
عین حیات پالیسی پر ۲۶ روپے ۸۰ پیسے سالانہ
میعادی پالیسی پر ۳۱ روپے سالانہ

بونس
برائے ۶۹-۱۹۶۸ء
عین حیات پالیسی پر ۴۲ روپے
میعادی پالیسی پر ۳۳ روپے

۳۰ جون ۱۹۷۰ء سے پہلے
پوسٹل لائف انشورنس سے بیمہ کرائیے
اور انکم ٹیکس بھی بچائیے

پوسٹل لائف اِنشورنس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"نصرت جہاں ریزروفنڈ" کے قیام کا اعلان

(بقیہ صفحہ اوّل)

ان پر روپیہ خرچ ہوگا۔ اس لئے

(۱) پاکستانی جماعتوں میں سے مجھے دو سو (۲۰۰) ایسے مخلصین کی ضرورت ہے جو پانچ ہزار روپیہ فی کس یا اس سے زائد جتنی خدا انہیں توفیق دے اس فنڈ میں ادا کرنے کا وعدہ کریں۔ اس میں سے ہر وعدہ کنندہ دوست کو دو ہزار روپیہ فوری طور پر (جس سے میری مراد زیادہ سے زیادہ اس سال نومبر تک ہے) ادا کرنا ہوگا۔ باقی تین ہزار کی رقم وہ اپنی سہولت کے مطابق تین سال کے اندر ادا کر سکیں گے۔

(۲) اسی طرح مجھے دو سو (۲۰۰) ایسے مخلصین کی ضرورت ہے جو کم از کم دو ہزار روپیہ فی کس ادا کرنے کا وعدہ کریں۔ اس میں سے انہیں ایک ہزار روپیہ فوری طور پر یعنی زیادہ سے زیادہ نومبر تک ادا کرنا ہوگا۔ باقی ایک ہزار روپیہ وہ آئندہ تین سال میں اپنی سہولت کے مطابق ادا کریں گے۔

(۳) اس کے علاوہ مجھے ایک ہزار (۱۰۰۰) ایسے مخلصین کی ضرورت ہے جو کم از کم پانچ سو روپے فی کس ادا کرنے کا وعدہ کریں۔ ان میں سے انہیں دو سو روپے فوری طور پر یعنی زیادہ سے زیادہ نومبر تک ادا کرنا ہوں گے۔ وہ باقی تین سو روپے آئندہ تین سال میں ادا کریں گے۔

(۴) ان چودہ سو (۱۴۰۰) وعدہ کنندگان کے علاوہ جو احباب پانچ سو روپے سے کم رقم دینا چاہیں ان سے وعدے نہیں لئے جائیں گے البتہ وہ حسبِ توفیق رقم ادا کر سکیں گے۔ اس غرض کے ماتحت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں "نصرت جہاں ریزروفنڈ" کے نام سے ایک الگ مَد کھول دی گئی ہے۔ وہ جو رقم بھی حسبِ توفیق دینا چاہیں براہِ راست اس مد میں جمع کرا دیں۔ اور جوں جوں خدا توفیق دیتا جائے وہ اس مد میں رقم جمع کراتے جائیں اور خزانہ سے رسید حاصل کرتے رہیں لیکن ساتھ کے ساتھ مجھے بھی ضرور اطلاع دیں تاکہ مَیں ان کے لئے دعا کروں کہ خدا ان کی قربانی کو قبول فرمائے۔

اس لحاظ سے ایک دفتر پانچ ہزار یا اس سے زائد رقم ادا کرنے والوں کا ہوگا۔ دوسرا دفتر دو ہزار سے ۴۹۹۹ روپے تک رقم ادا کرنے والوں کا ہوگا۔ تیسرا دفتر -/۵۰۰ روپے سے -/۱۹۹۹ روپے ادا کرنے والوں کا ہوگا۔

چوتھا دفتر یا زمرہ ان لوگوں کا ہوگا جو پانچ سو روپے سے کم رقم ادا کریں گے۔ ان سے وعدہ نہیں لیا جائے گا۔ وہ براہِ راست خزانہ صدر انجمن میں رقم جمع کرائیں گے۔ سو گویا پہلے تین دفتروں کی طرح تو کاغذوں میں اس دفتر کا وجود نہیں ہوگا البتہ ایسے احباب کی طرف سے جمع ہونیوالی رقوم کو اس مَد میں محسوب ضرور کیا جائیگا۔ انہیں چاہیئے کہ جب بھی وہ اس مَد میں کوئی رقم جمع کرائیں تو اس کی اطلاع مجھے ضرور دیں تاکہ مَیں ان کے لئے دعا کروں اور ان کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا طالب ہوں۔

مکرم مرزا شمیم احمد صاحب کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع اور دعائے خاص کی درخواست

ربوہ ۱۵ احسان (جون) — حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا مطلع فرماتی ہیں کہ لاہور سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ ان کے داماد مکرم مرزا شمیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو بخار پہلے ہی کی طرح بدستور ہے۔ اور گھبراہٹ بہت زیادہ ہے۔ خون میں انفیکشن نکلی ہے۔ گلے میں اور ڈاڑھ کے نیچے پیپ ہے۔ احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ عمرِ دراز عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

حضرت سیدہ مدظلہا فرماتی ہیں کہ احبابِ جماعت محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے بھی توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں۔ کمزوری تاحال بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و رحم سے صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

مجالسِ خدام الاحمدیہ کے لئے ایک اہم پروگرام

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے جملہ مجالس میں ۱۹ رجون تا ۲۶ رجون ۱۹۷۰ء ہفتہ تعلیم منانے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ تمام قائدین سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس میں ہفتہ تعلیم پوری کوشش سے منائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

محترمہ بیگم شفیع احمد صاحب مرحوم وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

محترمہ بیگم شفیع احمد صاحب اہلیہ الحاج حافظ ڈاکٹر سید شفیع احمد صاحب میر محقق دہلوی مرحوم جو بعارضہ کینسر عرصہ تین ماہ سے بیمار تھیں۔ جمعۃ المبارک بتاریخ ۱۲ رجون ۱۹۷۰ء بوقت نماز فجر لاہور میں وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کا جنازہ اسی روز ربوہ لایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت جمعہ کی نماز کے بعد نماز جنازہ پڑھائی۔ اسکے بعد کثیر تعداد احمدی احباب اور مرحومہ کے عزیز و اقرباء جنازہ کو بہشتی مقبرہ میں تدفین کے لئے لے گئے جہاں قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں وفات کے وقت ان کی عمر ۶۲ سال تھی۔

مرحومہ نے قیامِ پاکستان سے قبل لجنہ اماء اللہ دہلی میں بحیثیت عہدہ دار خدمات بجا لانے کی توفیق پائی۔ بعد ازاں لجنہ اماء اللہ حلقہ پرانی انارکلی لاہور میں متعدد بار بحیثیت صدر خدمات سرانجام دیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ تہجد کی نماز بالالتزام ادا کرتی تھیں۔ مرحومہ ہفت روزہ "دستکاری" لاہور کی ایڈیٹر اور سماجی کارکن تھیں۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بیٹے اور دو لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ بزرگان و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

درخواستِ دعا

خاکسار کی اہلیہ کئی روز سے بہت بیمار ہیں، بخار بہت تیز ہے۔ احبابِ جماعت سے صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے،

(عبدالرحمٰن دہلوی۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔